نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۱ — مطبوعہ ۳۰ جولائی ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔	عہ ۱۱
ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔	عہ ۸
""دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔	عہ ۴

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مُفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ✦

ایڈیٹوریل

حقیقت یہہ ہی کہ اُس واقعی پوائنٹ پر جہاں تمام انسانی مذہب کے تمام طریقے شکست ہو جاتے ہیں مسیحی مذہب اپنی الٰہی طاقت میں قایم رہتا ہی۔ اُن رازونکا جو موت سے متعلق ہیں وہ دلیرانہ سامنا کرتا۔ اور انہیں جلالی طور سے ظاہر و منکشف کرتا ہی۔ خدا کی خوبی اور مخلوقات کی جنہیں اُسنے پیدا کیا ہلاکت کے درمیان ناپسندیدہ مقابلہ کی نسبت دیگر مذاہب گھبرا جاتے ہیں۔ وہ اپنے قیاسات کی رو سے خدا کی عالمگیر خیر خواہی و مہربانی کے مسئلہ کا بیان نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمیں اسمیں مشقدمی کرکے انسان کی تباہی اور خدا کے علاج کی حکایت کا بیان کرتی ہی۔ مسیحی مذہب خدا کی پاکیزگی کو اسقدر جھلگاتی ہوئی صفائی میں ہمیں دکھلاتا ہی کہ انسانی بوسیدگی و چند تاریک نظر آتی ہی۔ اور اس گناہ اور موت کے جسم سے چھٹکارا پانے کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہی۔ تاکہ یہہ فانی غیر فانی کو اور یہہ مرنیوالا ہمیشہ کی زندگی کو پہنے ✦

ہم اسکا انکار نہیں کرتے کہ ہمیں کے بیانات میں بھی انسان کی حالت و قسمت کے راز پائے جاتے ہیں۔ لیکن وہ بہ نسبت اُنکے جنکے ساتھ انسانی فلاسفی کے ہر ایک طریقہ کو بحث کرنا پڑتا ہی۔ بہت ہی کم ہیں۔ ہمیں اُن مشکلات کو پیدا نہیں کرتی ہی۔ وہ اس سے پیشتر موجود تھیں۔ اور قدامت کی تمام حکمت و دانائی اس سے حیران تھی۔ ہمیں اُنکے انکشاف میں ہمیں بیشک نہایت مدد دیتی ہی۔ لیکن وہ اُن کو بالکل رفع نہیں کرتی ہی۔ اسپر کچھ تعجب نکرنا چاہئے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے اشارہ کیا ہی۔ خدا کا لامحدود دل۔ محدود انسان کے دل کی ضعیف سمجھ پر کسقدر ظاہر ہو سکتا ہی۔

"ابھی ہم آئینہ میں دھندلا سا دیکھتے ہیں" خدا اور انسان کے درمیان اتصال کی پوائنٹ کو ہمیں روشن و منور کرتی ہی۔ لیکن وہ لکیریں جو اس پوائنٹ سے نکلتی ہیں غیر معلوم وسعتوں میں پھیلتی۔ اور چونکہ خدا نے صرف ہماری راہبری کو مطمین کرنے کے لئے کوئی بات ظاہر نہیں کی ہی۔ پس جب ہم اُن عمیق معاملات پر جو براہ راست ہم سے تعلق نہیں رکھتے عقلی مباحثہ کرتے ہیں تو جلد گم شدہ ہو جاتے ہیں۔ یہہ ایک ناممکن الفہم راز ہی کہ بدی کو موجود ہونیکی اجازت دیگئی ہی۔ ہمیں اسکو منکشف نہیں کرتی ہی۔ اور اس لئے کہ وہ ایسا کرنیکی کوشش نہیں کرتی اسپر الزام عاید نہیں ہوتا ہی۔ لیکن وہ یہہ ظاہر کرتی ہی کہ جہاں تک ہر فرد بشر سے متعلق ہی۔ اُس سے کیونکر مخلصی حاصل ہو سکتی ہی اور اس راز کے بقیہ کے لئے ہمکو اسوقت تک ٹھہرنا ضرور ہی جبکہ ہم "روبرو" دیکھینگے۔ ہم یقیناً معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ

اُسوقت اس پُرستایش گیت گانے کے لئے کافی وجہ ہوگی جو ایک بڑی جماعت تمام قوموں اور فرقوں اور اہل زبان میں سے نکلکر تخت کو گھیرے ہوئے گاتی ہوگی جنہوں نے اپنے جامہ کو برّہ کے لہو سے دھویا اور سفید کیا:: جسوقت ایمان کی اصل کو دل میں اسکی مناسب جگہہ دیجاتی ہے تو ان مشکلات کا۔ جو مسیحی الہام کو گھیرے ہوئے ہیں ایک بڑا حصّہ رفع ہو جاتا ہے:: مذہب عقلی اسکے خلاف سرکشی کرتا ہے:: اُسکی پکار یہہ ہے کہ "جس بات کو میں سمجھ نہیں سکتا اُسپر کیونکر ایمان لاسکتا ہوں"،، وہ شروع ہی سے ایک معترض وجھگڑالو صورت اختیار کرتا اور کسی سچائی کو۔ جو پہلے انسان کی محدود عقل کے تنگ پھاٹک سے نہیں گذری ہے روحانی لیاقتوں کے اندر داخل نہیں ہونے دیتا:: لیکن خدا آپ براہ راست انسان کی روحانی نیچر سے خطاب کرتا ہے:: وہ جانتا ہے کہ روحانی نیچر براہ راست اسکو جواب دیسکتی اور اس سچائی کو جو وہ فرماتا ہے۔ اُن آزمایشوں سے جو ہماری نیچر کی اصلی ضروریات کے لئے کافی ہیں ثابت کرتی ہے:: خدا ہماری عقلی طبیعت پر جبر کرنا نہیں چاہتا:: وہ ایک جھوٹھا عقیدہ ہے جو عقل کی صاف تجویز کو پامال کرنیکا خواہاں ہے۔ اور وہ جسنے انسانی طبیعت کو پیدا کیا اس امر کی بڑی خبرداری کرتا ہے کہ جب وہ ہماری روحانی نیچر سے اپیل کرتا ہے۔ اُسکی طاقتوں کو نقصان نہ پہنچاوے۔ لیکن تاہم بیبل میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ "نفسانی آدمی خدا کی روح کی باتوں کو قبول نہیں کرتا ہے...... نہ وہ اُنہیں جانسکتا ہے۔ کیونکہ وہ روحانی طور پر جانچی جاتی ہیں"،، اور اس باعث اس بات کا امید وار ہونا کہ مسیحی تجویز کے خلاف محض انسانی عقل کے ہر ایک پیش کردہ مشکل مسئلہ کا صاف جواب دیا جاسکتا ہے بیفائدہ ہے:: بے اعتقادی کا یہہ مستقل سبب انسان کی نفسانی طبیعت میں قیام رکھتا ہے۔ اور صرف وہ جواب جو اکثر اسکے سوال کا دیا جاسکتا ہے یہہ ہے "خداوند یوں فرماتا ہے"، یہہ امر ان سب مشکلات کو جو علم و تحقیقات کے زیر علم ہیں رفع کرنے کی کوشش کا ہمیں مانع نہیں ہے۔ لیکن وہ ہمیں اس دھوکھے سے محفوظ رکھیگا۔ کہ مسیحی عذر داری کی قدرت میں ہے کہ وہ جملہ حرف گیریوں اور مسیحی مشکلات کا کافی اور مطمئن جواب دیگا۔ مسیحیت کی آخری اپیل اُس جان کے واسطے جو خدا کی روح سے منور ہوئی ہے۔ یہہ ہے:: اور ہم یہہ کہنے کی جرات کرتے ہیں۔ کہ کوئی نہیں ہے جسنے اپنی مرضی کا فرمانبردار ہو کر پاک نوشتوں میں ڈھونڈھا ہو اور یہہ معلوم کرنے میں ناکامیاب رہا ہو کہ ہر ایک کتاب جو الہام سے ہے تعلیم کے اور الزام کے اور سُدھارنے کے اور راستبازی میں تربیت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے تاکہ مرد خدا کامل اور ہر ایک نیک کام کے لئے تیار ہو +

مترجم از مدراس پروگریس

لاہور کے مرحوم پادری جان نیوٹن صاحب ڈی ڈی کی نسبت جنہوں نے ۲ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء کو کوہ مری پر انتقال کیا۔ الہ آباد کا مخزن مسیحی مطبوعہ ۱۲ جولائی یوں رقمطراز ہے کہ "صاحب مرحوم سنہ ۱۸۱۰ء میں اکتوبر کی پہلی تاریخ کو مقام نیو جرسی میں پیدا ہوئے تھے۔ اور یوں باتحقیق اپنی عمر کی اکیاسیوں برس میں وہ رخصت ہوئے علم کی تحصیل جیفرسن کالج میں کی تھی۔ اور سنہ ۱۸۳۰ء میں سند یافتہ ہوئے تھے۔ الیگنی کے مدرسہ علم الہی سے سنہ ۱۸۳۳ء میں سند حاصل کی:: سنہ ۱۸۳۵ء میں ماہ فروری کی ۲۵ تاریخ کو ہندوستان میں مشنری کام کرنے کے لئے کلکتہ وارد ہوئے اور وہاں سے لودیانہ کو تشریف لے گئے۔ اسوقت لودیانہ میں کام کرنا نہایت دشوار تھا۔ کیونکہ وہ سرحدی شہر تھا۔ اور لوگ نہایت سخت اور متعصب تھے:: تو بھی رفتہ رفتہ کام کو پائداری حاصل ہوئی۔ مشن کے کام کے لئے زمین خریدی گئی۔ مکانات تعمیر کئے گئے چھاپہ خانہ جاری کیا گیا۔ لڑکیوں کے لئے یتیم خانہ قایم کیا گیا:: عبادتخانہ کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور بازار کی منادی ہونے لگی:: سنہ ۱۸۴۹ء میں پادری نیوٹن اور سی ڈبلیو فورمن صاحبان کو لودیانہ مشن کیطرف سے فہمایش ہوئی کہ لاہور میں قیام کریں:: اُسیوقت سے ان صاحبان نے وہاں ایک انگریزی مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ جسکو اسوقت اسقدر عروج اور کامیابی حاصل ہے:: جو جو کام انہوں نے کئے اُنکی رو سے پنجاب میں اُنہیں امریکن پریسبٹیرین مشن کا بانی اور پایہ کہنا بجا ہے +

وہ نہایت ذی علم اور قابل تھے۔ انہوں نے پنجابی زبان میں نئے عہد نامہ کو ترجمہ کیا۔ اُسی زبان میں صرف و نحو تیار کی۔ پادری لیوی جنویر صاحب کے ساتھ ہم محنت ہو کر ایک پنجابی انگریزی ڈکشنری تصنیف کی۔ افسیوں کے خط کی تفسیر لکھی۔ انکے علاوہ انہوں نے پنجابی۔ ہندی۔ اُردو اور انگریزی میں بہت رسالے اور نسخے شایع کئے:: وہ بیبل میں خوب ماہر تھے:: اُنکی زبان سے پاک کلام کی شرح سننے سے عجیب لطف حاصل ہوتا تھا۔ وہ سچائی کو صاف اور واضح طور سے بیان کرتے تھے +

انکا یہی نمونہ یادگار زمانہ رہیگا (۱) وہ دعا مانگنے والے تھے:: دُعا سے تقویت پاتے۔ اور اَوروں کو تقویت دیتے تھے:: ایک میم صاحبہ کا بیان ہے۔ کہ انکا فرزند صاحب مرحوم کی دعا سے۔ انہیں دوبارہ عنایت کیا گیا:: جو صاحبان سنہ ۱۸۸۴ء میں مشن کی جوبلی میٹنگ میں حاضر تھے وہ اُنکی اسوقت کی دعا کو فراموش نہیں کرسکتے:: (۲) وہ فروتن تھے:: اُنکی فروتنی ایک کشش تھی۔ جس سے لوگ انکے پاس کھینچے جاتے تھے:: ایک معزز بھائی جو فی الحال ایک کلیسیا کے الڈر ہیں بیان کرتے ہیں کہ جب میں مسیحی نہ تھا۔ میں ایک مرتبہ

صاحب کی ملاقات کے لئے انکے بنگلہ پر گیا :: صاحب چونکہ دورہ پر جانیوالے تھے۔ تو بھی اُنہوں نے مجھے خوشی سے قبول کیا :: جب میں صاحب سے باتیں کرتا تھا۔ صاحب کا نوکر چیزوں کو رکھتا اور باندھتا تھا۔ اور اسوقت اس سے ایک چیز ٹوٹ گئی جب نقصان ہوگیا۔ صاحب نے نوکر کی طرف دیکھا۔ اور صرف اتنا ہی کہا "واہ جی یہہ تم نے کیا کیا"؟ اسوقت صاحب کی سلیم طبیعت دیکھکر میرے دل پر بہت اثر ہوا۔ اور پہلی دفعہ میرے دل کو تحریک ہوئی کہ میں مسیحی مذہب کو اختیار کروں"۔ (۳) وہ دانا صلاح کار تھے :: مشکل معاملوں اور باتوں میں انکی صلاح باتجربہ اور باموقع ہوتی تھی :: (۴) وہ ہر دلعزیز تھے :: نہ صرف انکی مشن کے ولایتی اور دیسی مسیحی انہیں عزیز جانتے تھے۔ بلکہ اور مشنوں کے خادم الدینوں کے دلوں میں بھی انکے لئے الفت اور تعظیم تھی :: ہاں انکا نمونہ اور انکی تعلیم ہند کی کلیسیا کے لئے برکت کا باعث تھی +

ہم خدا کا شکر کرتے ہیں۔ کہ اسنے اتنے عرصہ تک انہیں ہمارے درمیان رہنے دیا۔ اور اپنے بندہ کو کامیابی بخشی :: وہ اگرچہ گذر گئے۔ تو بھی ہم سے باتیں کرتے ہیں :: انکی یادگاری ہم سے زائل نہ ہوگی :: انکے خاندان اور رشتہ داروں کے لئے ہم ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں :: ہم اپنے رفیق بھائی۔ اور بزرگ باپ کی وداعی کے لئے ماتم نہیں کرتے۔ کیونکہ موت اُنکے لئے نفع ٹھہری :: وہ مسیح کے حضور میں ہیں۔ اور وقت آتا ہی۔ کہ ایک دن ہم انہیں جلال میں دیکھینگے :: "پھر میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی جو مجھ سے کہتی تھی۔ کہ لکھ۔ مبارک وے مُردے ہیں جو خداوند میں ہوکے اب سے موتے ہیں :: روح کہتی ہی کہ ہاں۔ تاکہ وے اپنی محنتوں سے آرام پائیں اور اُن کے اعمال اُنکے ساتھ پیچھے پیچھے چلے آتے ہیں +

مکاشفات ۱۴-۱۳

راجپوتانہ گزٹ مطبوعہ ۱۶ جولائی میں اُسکے نامہ نگار کیطرف سے یہہ خوشخبری سُنکر۔ کہ اودیپور میں جو راجپوتانہ کی ایک اعلیٰ دیسی ریاست ہی پادری ڈاکٹر جیمس شیپرڈ صاحب میڈیکل مشنری راجپوتانہ مشن کی حُسنِ مساعی اور سرگرم دُعاؤں کا نتیجہ اور جواب ہی۔ کہ ۵۔ جولائی سنہ رواں کو ایک گرجا۔ جو عرصہ سے تعمیر ہورہا تھا بخیریت تمامی کو پہنچکر مخصوص کیا گیا :: نصیرآباد کے پادری اے پی سی جیمس صاحب جنکے نام سے ناظرین نورافشاں اکثر واقف ہیں وعظ کرنے کے لئے مدعو ہوئے تھے۔ اسوقت ہر دلعزیز پادری ڈاکٹر شیپرڈ صاحب بہادر کے دوستوں میں سے ۲۵۰۔ اشخاص ذیعزت حاضر تھے جنمیں مہارام باباجی گج سنگھ جی اور کوئی راجہ ساولدان جی مہامہو پادھیا اور مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب بہادر بھی وہاں موجود تھے۔ دوسو سولہ روپیہ چندہ بھی ہوا۔ مبارکبادی دیگئی :: ہم بھی اس کامیابی پر ڈاکٹر صاحب ممدوح کو مبارکباد دیتے ہیں +

راجپوتانہ کی دیسی ریاستوں میں یہہ دوسرا گرجا ہی جو نہایت کامیابی و اُمید کے ساتھ کھولا گیا ہی۔ سب سے پہلا گرجا جو ریاست الور میں کھولا گیا۔ پادری جیمس صاحب کی سرگرم مسیحی کوششوں کا نتیجہ ہی :: یہہ ایک بڑے عمدہ موقع پر شہر کے باہر نہایت خوبصورت اور خوش قطع سنگین عمارت ہی۔ اور شہر کے خاص و عام بآسانی کلام سننے اور مسیحی عبادتوں میں شامل ہونیکا موقع پاتے ہیں :: دیسی ریاستوں میں سب سے پہلے جیپور میں جو ایک بڑی ریاست ہی مشن قایم ہوا۔ مگر تاحال وہاں گرجا نہیں بنا۔ اگرچہ مشنری صاحبان بڑی کوشش میں ہیں۔ اور بندوبست کر رہے ہیں۔ یقین ہی کہ جلد وہاں کوئی قطعہ زمین مشن کے ہاتھ آئیگی اور گرجا تعمیر ہوگا :: جن ریاستوں میں ابتک مشن قایم ہوئے وہ یہہ ہیں۔ جیپور۔ اودیپور۔ الور۔ جودھپور اور کوٹہ۔ ٹونک میں بھی جو ایک اوسط درجہ کی اسلامی ریاست ہی مشن قایم کرنیکی تجویز ہو رہی ہی۔ اور جب مشنری اور ضروری وسایل بہم پہنچیں جلد کام جاری ہوگا۔ اور امید کامل ہی کہ تمام ملک راجپوتانہ مسیح کی خوشخبری سُنیگا۔ اور انجیلی برکتوں کو حاصل کریگا +

سراج الاخبار جہلم ناقل ہی کہ "چنبہ ریاست میں یکم جولائی سے مابین اہل اسلام و عیسائیوں کے مذہبی مباحثہ شروع ہوکر ۵ تاریخ تک برابر ہوتا رہا۔ اہل اسلام کیطرف سے مولوی محمد یحییٰ صاحب دہلوری سے تشریف لائے۔ اور عیسائیوں کیطرف سے پادری سوہن لال و کھڑک سنگھ صاحبان موجود تھے۔ اس مباحثہ کے لئے منصف ریاست کے بخشی ربھو دیال صاحب تھے جنہوں نے کافی غور کے بعد فیصلہ دیا کہ اہل اسلام حق پر ہیں جس سے عیسائی ذرا گرمجوشی سے ٹھنڈے ہوئے :: مباحثہ مذکورہ کا ذکر لاہور کے اخبار وفادار ہند عرف دہلی پنچ میں بھی کیا گیا ہی۔ مگر چنبہ کے مسیحیوں کیطرف سے ابتک کچھ ذکر سننے میں نہیں آیا :: یہہ تو ہم بخوبی جانتے ہیں کہ اگر کہیں کبھی تھوڑا بہت مباحثہ مابین اہل اسلام و عیسائیوں کے ہوتا ہی تو مقدم الذکر خواہ حق پر ہوں یا ناحق پر۔ مشہور یہی ہوتا ہی کہ وہ حق پر تھے۔ ہم نے بھی اکثر مولوی صاحبان نے مجمع فراہم کرکے دینی گفتگو کی اور ایسا ہی نتیجہ ہوا کہ انہوں نے عوام کے روبرو اپنا ہی حق پر ہونا ظاہر کیا۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کریں تو اور کچھ چارہ نہیں ہی :: لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ اہل اسلام کن باتوں میں حق پر ہیں اور وہ کونسی باتیں ہیں جنمیں عیسائی ناحق پر ہیں؟ کیا اہل اسلام جبکہ دعویٰ کرتے ہیں کہ توریت و زبور و انجیل بالکل تحریف و گم ہوگئیں حق پر ہیں؟ کیا خداوند مسیح کی الوہیت و ابنیت کا مثل اہل یہود انکار کرنے میں اہل اسلام حق پر ہیں؟ کیا جب وہ مسیح

کی کفارہ آمیز موت کا۔ جسپر نبیوں نے گواہی دی۔ اور اسکے جی اُٹھنے کا انکار کرنے میں حق پر ہیں؟ کیا وہ اُسکے نجات دہندہ و شفیع ہونے کے منکر ہونے میں بخلاف صاف و صریح بیانات اناجیل و صحف انبیا کے حق پر ہیں؟ ہمکو معلوم نہیں کہ وہ کس امر میں اپنے کو حق پر سمجھتے ہیں :: اور یوں تو دنیا میں ہزاروں مذہب اور اہل مذہب ہیں۔ کسیکو یہہ کہتے نہیں سُنا کہ ہم ناحق پر ہیں :: بہرحال ہم اس معاملہ کی نسبت چنبہ کے مسیحیوں کیطرف سے بھی جب کچھ کیفیت سُنینگے ہدیہ ناظرین کرینگے +

یہہ تو ظاہر ہو کہ غیر مسیحی اخبارات جب کسی مسیحی یا مسیحیت کا کچھ ذکر لکھتے ہیں تو بوجہہ میلان طبیعت مخالف کچھہ نہ کچھہ زیادتی یا خلاف نویسی صحیح واقعہ اور بیان میں کر دینا کچھہ تعجب کی بات نہیں ہے۔ چنانچہ کئی اخباروں میں مسمّی پیارے لال کی نسبت جو دہلی میں عیسائی ہوا تھا پڑھنے میں آیا کہ اسکو بپتسمہ دیا گیا اور ایک میم صاحب کے ساتھہ اسکی شادی کر دیگئی جسکو چھوڑکر وہ پھر اپنے باپ کے پاس چلا گیا وغیرہ۔ اب ہماری درخواست کے مطابق دہلی کے معزز خادم الدین امام مسیح صاحب نے اسکی مفصل کیفیت لکھی ہے جسکو ہم بجنسہ درج اخبار کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ غیر اقوام اخبارات آجکل مسیحیوں کے حق میں کسقدر خلاف بیانی میں اپنا فخر اور خوشی سمجھتے ہیں۔ اور اصل صورت حال کیا ہوتی ہے :-

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

تصحیح

لب التواریخ ہند مطبوعہ نورافشاں ۹ جولائی ۹۱ء

صفحہ ۴ کالم ۳ پیراگراف ۲ سطر ۲ میں ہشتری مرنج ہنا چاہئے : صفحہ ۵ کالم ۱ پیراگراف ۷ سطر ۱۵ اجسب نامہ ہونا چاہئے +

مسیحی معجزات کے بیان میں

بہرحال یہہ جو "تجربہ" سے معجزات کے خلاف دلیل کہلاتی ہے ایک اور طریق پر رد ہو سکتی ہے :: دم بھر کے لئے فرض کریں۔ کہ عام معنی میں معجزات "خلاف تجربہ" ہیں تو بھی خلاف تجربہ ہے۔ کہ ایسی شہادت جیسی کہ ہم مسیحی معجزات کے لئے رکھتے ہیں باطل ہو :: ایک معقول انسانی گواہی پر جا یا ایسا یقینی اعتبار ہے کہ دو معزز اور معتبر بچشم دیدہ گواہوں کی گواہی پر جوری (پنچایت) ایکشخص کے حق میں ہلاکت کا فتویٰ دینے میں کچھہ پس و پیش نہیں کرتی ہے :: لیکن ہمارے پاس مسیحی معجزات پر بہترین گواہی موجود ہے :: گواہ تمام شک سے پرے اعلیٰ ترین اخلاقی چلن کے اشخاص ہیں۔ ہمارے خداوند کا تو ذکر ہی کیا جنے صاف صاف معجزے کرنیکی قدرت کا دعویٰ کیا۔ اور اسطرح بیان کرتا ہے کہ حقیقت میں اُسنے معجزے دکھلائے کوئی یقین نہیں کر سکتا ہے کہ رسول اور اُنکے رفیق فریبی اشخاص تھے :: اگر مسیح فریبی ہوتا۔ تو جملہ خود غرض فوایدِ رسولوں کو اُسکے چھوڑ دینے اور حلفاً انکار کرنیکی ترغیب دیتے۔ لیکن بخلاف اسکے اُنہوں نے سب کچھہ اسکے لئے چھوڑا :: اسکی خاطر انہوں نے اپنے تئیں شرم اور حقارت۔ دُنیوی نقصان جلاوطنی۔ دائمی تکلیف۔ اور موت کے خطرہ میں ڈالا :: وے نہ صرف مخالفانہ تحقیقات سے بلکہ تکلیف اور عقوبت سے آزمائے گئے تاہم وے اپنی گواہی پر ثابت قدم رہے۔ اور اپنے خون سے اُسپر مہر کی :: اُنہوں نے معجزات مسیح کا ذکر بوساطت دوسرے آدمی کے نہیں سُنا۔ پر بچشم خود اُنہیں دیکھا۔ بگوش خود سُنا۔ اور اپنے ہاتھہ سے چھوا۔ ایسا کہ ممکن نہ تھا کہ وے غلطی کرتے :: گواہ صرف دو یا تین نہیں بلکہ بکثرت تھے۔ نہ صرف بارہ۔ یا ایک سو بیس۔ لیکن سیکڑوں وے نہ صرف بکثرت تھے۔ لیکن باوجود تمام تکلیفات کے کبھی ایک نے بھی مشقتی کرکے پوشیدہ فریب کو ظاہر نہ کیا اور نہ اس دغابازی کے مغالطہ کو (اگر فریب یا دغابازی ہوتی) دکھلایا :: نہ یہود حکام نے۔ اور نہ مخالف یہودیوں نے کبھی ایسی بات کا قصد کیا۔ کیونکہ یہہ مشہور بات ہے کہ اُنہوں نے ہمارے خداوند کے معجزوں کو حقیقی مانا اگرچہ وے اُنکے معقول نتیجہ کو ٹال دینے کی جستجو کرتے تھے :: یے معجزے تاریکی میں نہیں کئے گئے۔ لیکن روز روشن میں۔ نہ خلیہ میں لیکن خاص و عام کے روبرو۔ نہ صرف دوستوں کے درمیان۔ بلکہ دشمنوں میں۔ نہ کسی پہلی تیاری کے ساتھہ۔ بلکہ جسوقت موقع ہوا۔ ایسا کہ کوئی بندش غیر ممکن تھی :: وے معجزات جیسا کہ ہم نے ابھی دیکھا ہے ایک الٰہی مذہب کے اوخال کے ہمراہ مناسب اور معقول اسناد تھے :: اُنسے یہہ نتیجہ نکلا کہ یہہ نیا مذہب دشمنوں کے درمیان انہیں جگہوں میں پھیلا جہاں وے دکھائے گئے تھے۔ اور جبکہ ایمان لانیکو وہاں کوئی دنیوی ترغیب بجز شرم اور نقصان۔ اذیت اور شہیدانہ موت کے نہ تھی :: اُنکے پیچھے مسیحی کلیسیا کا شروع لگا ہوا تھا جو آجتک ایک بلاشکست سلسلہ موجودگی کا رکھتی ہے :: یہہ مسیحی معجزات کیلئے شہادت کا ایک مختصر بلکہ ناکامل خلاصہ ہے یہہ شہادت ایسی خاصیت کی ہے۔ کہ یہہ امر تمام "تجربہ" کے خلاف ہے کہ وہ باطل ہو :: انسان کی تمام تواریخ میں ہرگز ایسی شہادت جھوٹی نہیں پائی گئی :: اس کے مطابق اگر معجزہ خلاف "تجربہ" ہو تو یہہ بھی کچھہ کم خلاف "تجربہ" نہیں ہے کہ ایسی شہادت باطل ہو +

(باقی دارد)

غور طلب

اگر خدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہوگا +

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب:-

نور افشاں مطبوعہ ۹ جولائی ۱۸۹۱ء میں دربارہ طلب کیفیت پیارے لال تحریر فرمایا کہ جسکے احوال کو زنگی بنام کافور سفیر ہند دہلی نے بہ لباس بوقلمون ایک عروس ناکدخدا بناکر نذر ناظرین کیا۔ تاکہ لوگ اسکی بیرونی خوب صورتی کو دیکھکر حضرت کی نغمہ سرائی کی تعریف کریں۔ اور اخبار عام نے بہ باعث اپنی عمومیت کے اس کذب سے آشنائی لگاکر اپنی قدر اور منزلت کو خاص میں کم کردیا۔

بیت

بنائے مذہب حق راستی پہ قایم ہی
کہ جسمیں صدق نہیں ہستی وہ وایم ہی

الحق حق ” الکذب کذب “

اب اس خاکسار نے بارشاد ایڈیٹر صاحب کے وقوع حق جو بچشم دید تھا کما حقہ قلمبند کیا تاکہ ناظرین پر یہہ کیفیت منکشف اور ہویدا ہو جائے۔

واضح ہو کہ لڑکا پیارے لال جس کا سن سولہہ برس کا ہی۔ اور اسکی جائے ولادت شہر دہلی ہی۔ قوم کا مالی ہی۔ یہہ جناب سکاٹ صاحب کے سکول کا فیضیافتہ تھا۔ اسنے لیاقت علم دینی و دنیوی اُنہیں کی عنایت بیغایت سے حاصل کی۔ اور بذریعہ اُس تعلیم کے ظلمت بُت پرستی اُسکی طبیعت سے کافور ہوگئی۔ جبکہ اُسکے والد پر یہہ آثار نمایاں ہوئے۔ کہ اسکا مزاج جانب مذہب مسیحی راغب ہی۔ تو اسکو مسیحیوں کی صحبت اور تعلیم سکول سے روکا۔ یہہ مجبوراً مفرور ہوکر شہر دہلی میں آکر ایک محمدی نانبائی کے مکان پر جو قلعہ میں گوروں کے لئے نان پاؤ بناتا ہی مقیم ہوا۔ اور انکے ساتھ اکل و شرب میں شریک تھا۔ اوّل مرتبہ بروز اتوار عبادتگاہ میں جہاں کثرت سے غیر اقوام آیا کرتے ہیں یہہ بھی آیا۔ بروز دوم پادری صاحب کے مکان پر آکر اپنی سرگذشت معہ اُس ارادہ کے جو اُسکے دل میں تھا بیان کی۔ صاحب موصوف نے اسکو صلاح دی کہ تم بذریعہ رقعہ کے اپنے والدین کو مطلع کرو۔ کہ میں آیندہ اتوار کو بپتسمہ لیکر مسیحی جماعت میں داخل ہو جاؤنگا پس اُسنے ایسا ہی کیا۔ اور یہی اظہار اُسکا کوتوالی میں درباب ارسال کرنے رقعہ کے موجود ہی۔ بروز اتوار آیندہ بصورت اپنے والدین کیطرف سے کچھ جواب نہ پانیکے وہ بپتسمہ سے مستفید ہوکر بورڈنگ اسکول میں داخل ہوگیا۔ تیسرے اتوار کو معہ اطفال بورڈنگ سکول کے ہمراہ حسب دستور معینہ عبادت کو جاتا تھا۔ اُس کا والد اپنی ہیئت بدلکر معہ ایک جماعت کثیر آریہ کے بازار میں سے اسکو جبراً گرفتار کرکے لے چلے۔ اس اثنا میں پادری صاحبان کو اطلاع ہوئی۔ تو انہوں نے فوراً جاکر روکا۔ مگر چونکہ انبوہ کثیر آمادہ جنگ تھا۔ ناچار اس جبر و تعدی کی رپورٹ کوتوالی میں پہنچی۔ کوتوال صاحب نے اُس مجمع کثیر کو روکا مگر تو بھی آریا وکلا بن بلائے احاضر ہوئے۔ ہر ایک کا مزاج بباعث علت اختلاج القلب کے حیران اور پریشان تھا۔ کوتوال صاحب نے بہ سہولیت اس لڑکے سے دریافت کیا کہ تجھکو کسنے مذہب عیسوی کی ترغیب دلائی؟ اُسنے کہا کہ انجیل نے۔ اب تو پادری صاحبان کے پاس رہنے کو راضی ہی یا اپنے والد کے پاس؟ اُسنے جواب دیا کہ میں اپنے والد کی عزت اور تکریم کرنیکو آمادہ ہوں۔ لیکن میں عیسائی ہوں۔ لہذا پادری صاحبوں کے پاس رہونگا۔ اسکے والد سے دریافت کیا کہ اسکی عمر کیا ہی؟ وہ بولا ۱۶ برس کی۔ تب پادری صاحب نے کہا کہ اگر یہہ اپنے والد کے ہمراہ جانیکو خوش ہی تو جاوے ہم کسیکو جبراً رکھنا نہیں چاہتے۔ اگر رہنے کو راضی ہی تو ہم جبراً بھیجنا نہیں چاہتے۔ آخرکار کوتوال صاحب نے مدعی کو ہدایت کی کہ اگر تمہارا دعویٰ ہی۔ تو نالش کرو اور لڑکے کو پادری صاحب کے ہمراہ روانہ کیا۔ بعدازاں آریا لوگوں نے چندہ کرکے اسکے والد سے عدالت میں نالش دایر کرادی۔ اور لڑکے کے نام سمن جاری کرایا۔ اوّل روز جب لڑکا حاضر عدالت ہوا تو اُسنے وکلا کو جواب معقول دیا چنانچہ عدالت اس سے واقف ہی۔ کہ ”میں عیسائی ہوں کیونکہ مذہب عیسوی حق ہی“ جب روز دوم بموجب درخواست وکلا کے علیحدہ گفتگو اُس لڑکے سے کی نہیں معلوم اُسکو دھمکایا۔ یا کسی پیچ کا خوف دلایا۔ ہم اس کیفیت سے واقف نہیں۔ کیونکہ اُس علیحدہ کمرے میں سوا اُنکے اور کوئی نہ تھا۔ تو اُس لڑکے نے کہا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ جاؤنگا۔ پس عدالت نے وہ لڑکا اُسکے والد کے سپرد کیا۔ حالانکہ وہ تاحال شہر دہلی میں آریا لوگوں میں موجود ہی۔ اس سے صاف ظاہر ہی کہ وہ اُس وعدہ کا جو اُسکے ساتھ بحالت تخلیہ کمرہ عدالت میں کیا گیا منتظر ہی۔ عدالت نے تو اسکے والد کے سپرد کردیا۔ مگر وہ اس دم تک ایک آریہ کے مکان پر رہتا ہی۔

اب ناظرین بنظر انصاف غور تو فرمائیں۔ کہ کیا یہہ ممکن العقل ہی۔ کہ بعد بپتسمہ ایک ہفتہ کے اندر کوئی میم صاحب ”عطیہ اخبار عام“ کے ساتھ وہ عدالت میں گیا؟ ہرگز نہیں۔ تو بھی ہماری دعا یہہ ہی۔ کہ آنخداوندان کا ذبوں کی آنکھ کھولے کہ وہ صدق اور کذب میں تمیز کرکے اور اپنے دنیوی مشغت کو کہ جلی خاطر جھوٹھ بولتے ہیں چھوڑ کر خداوند مسیح کے پیرو ہو جاویں۔ آمین۔

راقم امام مسیح بپٹسٹ مشنری
دہلی

نیٹو کرسچن ایجوکیشن

کئی ایک سال سے ہمارے دیسی عیسائیوں کے حقیقی دوست۔ خیر خواہ مددگار۔ اور نیک صلاح کار جناب مولوی صفدر علی صاحب بڑی ہمدردی اور سرگرمی سے دیسی عیسائیوں کو تعلیم اور تربیت کیطرف رجوع کرنے کے لئے ازحد خواہاں و کوشاں ہیں۔ اور دیسی مسیحیوں کی جو بسبب غریبی اور مفلسی کے اعلیٰ تعلیم تک نہیں پہنچتے۔ بہبودی اور بہتری کے لئے بہت کچھ کوشش و سعی کر چکے ہیں۔ چنانچہ انکی طرف سے بطور لکچرز کے "خلاصہ مضامین" ایک رسالہ بھی اسی مضمون کی بابت چھپ چکا ہے۔ اور دیگر مفید مضامین بھی اسکے متعلق شایع ہو چکے ہیں۔ جو کچھ کہ محنت اور کوشش صاحب موصوف اس نہایت ضروری کام میں اپنے اس وقت میں گوارا کرتے ہیں وہ قابل تحسین ہے۔ مگر جب سے کہ مولوی صاحب نے اس کار ضروری کیطرف متوجہ ہوکر۔ ہم دیسی مسیحیوں کی ابتر حالت کو بہتر بنانے میں کوشش کرنیکا بیڑہ اُٹھایا ہے۔ اسوقت سے ابتک اسکی طرف بہت کم توجہ ہوئی ہے۔ مناسب تو تھا کہ دفعتًا اسکی طرف متوجہ ہوکر کوشش بلیغ کی جاتی اور کمر ہمت باندھکر اور متفق ہوکر وہ وسائل بہم پہنچانے شروع کئے جاتے کہ جن سے رفتہ رفتہ ایک عمدہ نتیجہ نکلتا اور دیسی عیسائیوں کی سرفرازی کا سبب ہوتا۔ برعکس اسکے مولوی صاحب کی تحریروں کے جو سراسر نیک اور دیسی عیسائیوں کی بہتری و بہبودی کے لئے تھیں سست اور مایوسانہ جواب جگہہ جگہہ سے آئے۔ جن سے یہہ بزرگ کسی قدر بیدل ہوئے ہونگے۔ لیکن اُنہوں نے اپنی کمرہمت کو نہ کھولا۔ اور تاہنوز دل و جان سے اُسکی پیروی میں سرگرم ہیں۔ شکر کا مقام ہے کہ بعض صاحبان نے تھوڑی سی توجہ اب اسطرف مبذول کی ہے۔

اظہر من الشمس ہے کہ ہر ایک قوم و فرقہ کی ترقی بہت کچھ علم پر منحصر ہے۔ نہ صرف دنیوی بلکہ دینی بھی۔ ایک شاعر نے بہت خوب کہا ہے۔

پئے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

ہم دیسی عیسائیوں کی حالت بیشک قابل افسوس ہے۔ دیسی عیسائی اکثر بیکس۔ کم علم۔ کم ہنر۔ اور بے سروسامان ہیں۔ بے زر۔ بے پر۔ اور سوا چند مشنری صاحبان کے کوئی انکا پرساں حال نہیں ہے۔ اگر مشنری صاحبان بھی اتنا مہربان نہ ہوتے تو اور بھی بدتر حالت ہوتی۔ دیسی عیسائیوں کی تعلیم کی حالت بہت ہی کمزور ہے۔ اکثر شدبد تو عنقریب سب کو ہی ہوتی ہے لیکن کیا؟ تھوڑا سا پڑھکر ذرہ سا رومن یا اُردو، اِس چھوڑ چھاڑ الگ ہو گئے۔ نوکری کی تلاش کریں تو کہاں کریں؟ نہ کسی کام کے لایق اور نہ کسی پیشے کے لایق۔ آخر کو تنگدستی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ خاص سبب علم سے بے بہرہ رہنے کا مفلسی اور غریبی معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ اور سبب بھی ہوں۔ لیکن یہہ ایک بڑا سبب ہے۔ اسکا علاج کرنا گویا ایک بھاری روگ کا مٹانا ہے۔ اس روگ کے رفع کرنے کے لئے جناب مولوی صفدر علی صاحب نے کوشش کی ہے۔ پس سب دیسی مسیحیوں کو بکلفت اس عمدہ کام میں شریک ہونا چاہئے۔ اور جو جو قواعد مولوی صاحب ممدوح نے اسکی بابت مرتب کئے جو مشتہر بھی ہو چکے ہیں۔ وہ کافی ہیں۔ اُنہیں کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

ایک اور بات میرے خیال میں آئی ہے۔ کہ اخبارات اور خطوط سے وہ کام نہیں بنتا جو روبرو صلاح اور مشورے سے ہو جاتا ہے۔ جناب پادری ٹامس ایونس صاحب نے۔ جیسا کہ سہ ماہی رسالہ بنام "آبکاری" مطبوعہ لنڈن ماہ اپریل ۱۹۱۳ء سے ظاہر ہوتا ہے۔ اپنے گذشتہ موسم سرما کے دورے میں پرہیزگاری کی جماعتوں کے متعلق ۲۰ نئی جماعتیں مختلف شہروں میں اس ملک میں جاری کی ہیں۔ اسی طرح پر اگر مولوی صفدر علی صاحب بھی دورہ کریں۔ اور جگہہ جگہہ مقام کرکے جہاں جہاں مسیحی جماعتیں ہیں۔ یا جہاں دو چار مسیحی آباد ہیں نصیحت کریں اور شوق دلاویں کہ ہر جگہہ میں اس کام کے لئے فنڈ قایم کئے جائیں۔ اور باضابطہ کارروائی شروع کیجائے۔ تو اُمید ہے کہ یہہ کام چند روز میں خاطر خواہ ترقی کریگا۔ اگرچہ مولوی صاحب کے لئے یہہ کام ایک باعث تکلیف اور وقت ہوگا۔ لیکن ابتداءً بغیر انکی ذاتی محنت یہہ کام ہونا ذرا مشکل ہے مگر اُمید ہے کہ اپنی قوم کی بہتری کیواسطے وہ یہہ بھی گوارا کرینگے۔ اسمیں شک نہیں کہ اس کام سے جیسا کہ مدنظر ہے فایدہ حاصل ہوگا (اور یقینًا ہوگا) تو انکی محنت کا پھل ایسا ملیگا جو پشتوں تک بطور یادگار رہیگا۔ انکا نام نیک پکارا جایا کریگا۔ اور علاوہ اسکے اپنی اس محنت اور کوشش کا عمدہ پھل خداوند سے بھی پاوینگے۔ خدا انکی ہمت کو اور بڑھاوے۔ اور اس کام میں انکی مدد کرے۔

راقم۔ ایک دیسی عیسائی

انتخاب اخبار

بغداد میں بیبل سوسائیٹی کے کام کی بابت نتیجہ

مشن نیوز ناقل ہے کہ سال کے اختتام پر ایک ۵۲ روز کے سفر میں مختلف آٹھ جگہوں میں ۱۱۰ جلدیں کتاب مقدس کی فروخت ہوئیں۔ انہیں تین مقام ایسے تھے جہاں پہلے کوئی انجیلی کارگذار کا گذر نہیں ہوا۔ اور دو جگہیں ایسی تھیں کہ جنہیں کام کرنیکی ممانعت حکام نے کر دی تھی۔ جلد کا پیاں یہودیوں اور عیسائیوں نے خریدیں

لیکن محمدیوں نے زیادہ کتابیں مول لیں ؞ پہلی جگہ میں زکی گورنر نے ایک بیبل خریدی - اور کسٹم ہوس کے ڈایرکٹر نے ایک بیبل اور ایک نئے عہد نامہ کی جلد ترکی زبان میں مول لی ؞ یہہ وہ مقام ہی جہاں پیشتر دو دفعہ مقدس نوشتے بحکم حکام دریا میں ڈوبا دیے گئے تھے ؞ دوسری جگہ میں ایک محمدی قاضی نے ایک بیبل مول لی - اور بیان کیا - کہ نیا عہد نامہ میرے پاس تھا ؞ لیکن ایک دوست نے مجھ سے مانگ لیا - اور اب مجھکو پوری بیبل کی ضرورت ہی ؞ ایک اور مقام پر محمدی جج نے کہا کہ بیبل کفریات سے بھری ہوئی ہی - لیکن میں تمہارے کام میں ہارج نہ ہونگا - کیونکہ اگر تم چھیاسٹھ برس تک محنت کرو تو بھی عرب لوگوں کو نو مرید نہیں بنا سکتے ؞ ایک اور سفر میں جو ۵۰ میل کا تھا بڑی ہمت پاکے دو کارگذار واپس آئے اور ۱۴۴ جلدیں جنمیں سے سو کے قریب محمدیوں نے خریدیں فروخت کی گئیں ؞

اخبار عام ناقل ہی کہ امریکہ کے ایک پادری صاحب پر وہاں کے لوگوں نے کفر کا الزام لگایا ہی - کفر یہہ ہی کہ اُسے مسیح کے معجزات اور جسمانی طور پر زندہ ہونے میں اعتقاد نہیں ہی ؞ یہہ مقدمہ عدالت میں ہوگا" یہہ کوئی نئی بات نہیں - خداوند مسیح کے وقت سے لیکر ابتک بیشمار بدعتی ہو گذرے ہیں - جنہوں نے مسیحیت کی حقیقی تعلیموں کا انکار کیا ہی - تواریخ کلیسیا اس بات کی شاہد ہی ؞ ہماری سمجھ میں ضرور نہیں کہ ایسے اشخاص کا مقدمہ عدالت میں دایر ہو - صرف یہہ بس ہی کہ مسیحی معجزات اور قیامت کا منکر کلیسیائے مسیحی سے خارج کر دیا جائے ؞ قصہ تمام شد ❊

ہمعصر تحفہ ہند بجنور فرماتے ہیں کہ "ان دنوں بعض اخبارات میں جو یہہ خبر اُڑی تھی کہ سنسکرت کالج لکھنؤ میں منشی نولکشور صاحب سی آئی ای نے ایک لاکھ روپیہ بطور عطیہ اپنی جیب سے عطا کیا ہی - اس سے عوام کو ازحد خوشی اور ہمکو سخت تعجب ہوا تھا ؞ عند الدریافت ہمارا وہ تعجب خلاف اور بیجانہ نکلا معلوم ہوا کہ یہہ خبر بادر ہوا تھی حقیقت معاملہ یہہ ہی کہ لکھنؤ میں سناتن دھرم سبھا کا جلسہ ہوا تھا ؞ منشی صاحب نے بیان کیا - کہ ہم ایک لاکھ روپیہ سنسکرت کالج کو دینے پر آمادہ ہیں بشرطیکہ اولاً ۲۴ لاکھ روپیہ فراہم ہو جائے" ؞ ہمعصر کی رائے ہی - کہ اگر اسکی امداد میں کوئی سرکاری اہل کار شریک نہ ہو - تو ہندوں کی پست ہمتی سے خوف ہی کہ اس صدی میں ۲۴ لاکھ روپیہ ایسے کالج کے افتتاح کے لئے فراہم کر سکیں - اور یوں "نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی" ؞ یہہ سرمایہ بھی انکی سمجھ میں زاید ہی - اور لکھتے ہیں کہ تھوڑے سرمایہ سے سنسکرت سکول جاری کرنا بہتر ہی - اسکے مقابلہ میں مسیحیوں کی علو ہمتی اور سخاوت کو دیکھیں جو لاکھوں روپیہ نہ صرف اپنے ملکیوں - پر غیر ملکیوں کے علمی و اخلاقی اور روحانی فوائد کے لئے یونیورسٹیوں - کالجوں - سکولوں وغیرہ کے قایم و جاری کرنے میں صرف کر رہے ہیں - جس آگ میں جلا دینے کی طاقت نہ ہو وہ کسی کام کی نہیں ❊

فی الحال حیدر آباد میں نواب عماد الدولہ سید حسین بلگرامی قرآن کا ترجمہ انگریزی میں کر رہے ہیں - جو بڑی احتیاط سے ہوتا ہی - اور یہہ مدنظر ہی کہ وہ ترجمہ اول علمائے ہند میں گشت کرایا جاوے - اور جب سب پسند کریں اور اسپر اپنی تصحیح کے صاد کر دیں تو اسکو چھاپکر لیورپول بھیجا جائے ؞ ہمعصر مہر نیمروز کی رائے میں اس ترجمہ کا حامل المتن ہونا ضروری امر ہی - کیونکہ انکی سمجھ میں "اس ذریعہ سے وہ تحریف اور تغیر سے بچا رہیگا - اور مثل انجیل یوحنا اور بیبل متی کے نہو جائیگا ؞ حامل المتن ترجمہ کی حفاظت بے سود کی دقت اور مصارف کا خیال اہل اسلام کے ذہن نشین کرنا مشکل ہی جس حالت میں لاکھوں جلدیں قلمی اور چھپی ہوئی قرآن کی عربی میں موجود ہیں تحریف و تغیر ناممکن ہی - جو شخص عربی خوان یا عربی دان نہوگا اسکے لئے حامل المتن مفید نہیں بلکہ ایک بار ہوگا ؞ دیکھئے ایسے خیالات محمدیوں میں سے کب دور ہونگے - اور وہ اسکا مطلب جانینگے کہ "حرف مارڈالتا ہی پر روح جلاتی ہی" ؞ خیر آپ قرآن کے ترجمہ کو حامل المتن یا جیسا چاہیں رکھیں - مگر انجیل یوحنا اور بیبل متی (یہ بیبل متی نہ معلوم کیا ہی) کی نسبت بدگمانی سے شک نہ لاویں کہ محرف و متغیر ہو گئیں ؞ کتب مقدسہ کے ناموں سے اہل اسلام کی ناواقفی - اور تو بھی انہیں غیر معتبر ٹھہرانا - ظاہر کرتا ہی کہ جانبداری حق کا اقرار کرنے میں مانع ہی ؞ ایسے ہی خیال والوں کی مہربانی سے تو قرآن زبانہائے عالم میں اشاعت و ترقی نہ پا سکا - ورنہ اُسکے معنی و مطلب سے نہ صرف غیر اقوام بلکہ عام محمدی بھی جو محض ناواقف ہیں واقف ہو جاتے اور بڑا فایدہ آج کے دن ظہور میں آتا - اور کسیکو یہہ سکھلانیکی ضرورت نہ ہوتی کہ "انجیل یوحنا" میں اسی نور کا ذکر موجود ہی جسکے حق میں قرآن گواہی دے رہا ہی کہ فیہ ھدی و نور" - جو اُسکی پیروی کرتا ہی تاریکی میں نہ چلیگا بلکہ زندگی کا نور پاویگا ❊

مہر نیمروز کا بعنوان "اسلامی واعظ اور خفیہ پولیس" یہہ لکھنا بیشک درست معلوم ہوتا ہی کہ "اسلامی واعظوں کے پیچھے خفیہ پولیس کی بلا جو گورنمنٹ نے لگائی ہی اسکی کوئی خاص وجہ ہوگی" لیکن یہہ کہنا کہ "مشنری واعظ (جو عام بازاروں اور سڑکوں میں وعظ کہتے پھرتے ہیں) اور خفیہ پولیس اُنپر گورنمنٹ کی جانب سے متعین نہیں) اس بلا سے محفوظ نہیں رہ سکتے" ہرگز لائق خیال نہیں ہی ؞ مشنری واعظ جنکی دیکھا دیکھی اسلامی و ہندو وغیرہ لوگوں نے وعظ کہنا اختیار کیا ہی برسوں سے وعظ کرتے پھرتے ہیں - اور کوئی خفیہ پولیس اُنکے پیچھے اسی لئے نہیں لگائی گئی کہ وہ حرف "مسیح مصلوب" کی منادی کرتے

ہیں - اور نمایندہ کو خوف ہی کہ ایسی بلا انکے پیچھے لگائی جائیگی گرنمنٹ واتا گورنمنٹ ہی - اور کوئی بلا کسی کے پیچھے بلا وجہ ہرگز نہیں لگاتی - پس ضرور کچھ نہ کچھ وجہ ہوگی جو ایسا کیا جاتا ہی ؛؛ قومی اصلاح کی غرض سے وعظ و پند کرنا کچھ جُرم نہیں لیکن جیسا اکثر سُنا گیا کہ فلاں مُلّا یا فلاں مولوی چترائی کے ساتھ دینی آڑ میں بغاوت آمیز اور اشتعال بخش وعظ کرتا ہی - تو اسکا انسداد ضروری ہی ؛؛ واعظ کی نیّت اور وعظ اُسی تعلیم کے مطابق ہوگا جسکا وہ خود معتقد ہی ؛؛ جن لوگوں کو اسلامی اور آریہ واعظوں کے سننے کا اتفاق ہوا ہوگا وہ کہہ سکینگے کہ آیا انکا وعظ برنبائے فساد ہی یا کہ نہیں ؛؛ گورنمنٹ مذہبی مداخلت نہیں کرتی - لیکن جو بات مذہبی لباس کے ساتھ امن عامہ میں مخل معلوم ہو اسکو قطعاً روکنا گورنمنٹ اپنا فرض سمجھتی ہی ✦

تحفہ ہند اجمیر کی خبر لکھتا ہی کہ بارش کی ازحد ضرورت ہی - جوا جو بارش کے لئے عام بازار میں ہوتا ہی اسمیں ہزاروں کے وارے نیارے ہو رہے ہیں ایک بنیاں کہتا ہی - کہ بھائی اگر آج بارش ہو جائے تو ہم ایک روپیہ کے دس روپیہ لینگے - ورنہ ہمارا روپیہ گیا ؛؛ اجمیر میں اس آسمانی جوئے کو ہم نے بھی بچشم خود دیکھا ہی - جس بازار میں یہہ جوا ہوتا ہی بڑی بھیڑ لگی رہتی ہی - کھیلنے والے سب ہندو بنئے مہاجن ہوتے ہیں - اخبار والوں نے اکثر اسکی نسبت لکھا - مگر گورنمنٹ اس کا نوٹس کبھی نہیں لیتی ؛؛ افسوس کی بات ہی ✦

وہی اخبار لکھتا ہی کہ ۲۰ جون کو مولوی جمال الدین ساکن نارنول نے اپنی خوبی وعظ سے ایک عیسائی لکچرار مسمّی شام بید کو جو یتیم خانہ الہ آباد میں پرورش یافتہ عیسائی ہوا تھا - اور چالیس روپیہ ماہوار مشن بمبئی سے پاتا تھا - مولوی صاحب کے وعظ پر یقین لاکر مذہب اسلام قبول کرلیا ؛؛ مولوی جمال الدین صاحب کا وعظ ہم نے بھی سنا ہی اور انکے ایک یورپین نو مرید کو بھی دیکھا تھا جسکو وہ بوقت وعظ اپنے پاس کھڑا رکھتے اور لوگوں کو دکھایا کرتے اور کہتے تھے کہ دیکھو یہہ صاحب بہادر فلاں خاندان فلاں جگہہ فلاں علاقہ میں نوکر تھے اور دین اسلام کا وعظ اور خوبیاں میرے منہہ سے سنکر ایمان لائے اور مسلمان ہوگئے ؛؛ تھوڑے روز بعد جب انکی خبرگیری میں خلل آیا تو رفوچکر ہوگئے ؛؛ ہمارا معزز ہمعصر راجپوتانہ گزٹ بھی اکثر انکے لوگوں کو مسلمان بنانے کی کوشش و کامیابی کا ذکر کیا کرتا ہی - مگر ہم اُنکی کامیابی کا حال دیکھہ اور سُن چکے ہیں - مولوی صاحب علم رمل میں بھی دم مارتے - اور اکثر اُنکی گذرا وقات اسی پر ہی ✦

مہر نیمروز بحوالہ گوہر آصفی کلکتہ لکھتا ہی کہ اکثر ایسے حضرات بھی آجکل پیدا ہوگئے ہیں جو شام بازار کلکتہ کی مسجد کے مقدمہ کے نام سے بطور چندہ لوگوں سے روپئے وصول کیا کرتے ہیں - اور وہ روپئے خازن زرچندہ حاجی موسیٰ جی سورتی کے پاس داخل نہیں ہوتے ✦

ملکوں اور باشندوں کی مختصر خبریں

شہنشاہ جرمنی نے انگلستان کے عالیشان استقبال پر تہ دل سے شکریہ ادا کیا - شہنشاہ نے کہا کہ ابتک ایسا استقبال میں نے کبھی نہ دیکھا تھا میرے خیال سے باہر تھا ✦

روس میں بخیال جنگ فوجیں آراستہ جہاز معمور سامان طیار کرتے ہیں - یہہ خبر گرم ہی کہ روس و فرانس باہم ایک ہونے پر عہد کرینگے - شہنشاہ جرمنی کے سیر انگلستان نے یہہ خیال پیدا کیا ہی ✦

روس میں اندرونی انتظام کے متعلق خوفناک جدید قانون جاری ہوا ہی - جو شخص قومی یا مذہبی مخالفت پھیلانیکا مرتکب ہوگا بیرحمانہ سزا پائیگا ✦

ورجنیا سے ایک وحشت ناک حادثہ ریلوے کی خبر آئی ہی - تین مسافر گاڑیاں اُلٹ کر ۳۰ فیٹ نیچے ایک نالا میں گر پڑیں ؛ بہت سا نقصان ہوئے ہیں ✦

بحیرہ پیسیفک کے انگریزی بیڑہ جہازات میں ایک توپ کے پھٹنے سے دو لفٹنٹ اور چار سپاہی اسیدم مر گئے - دو افسر اور بارہ سپاہی مجروح ہوئے ✦

ایک فلاسفر کا خیال ہی کہ اگر ہندوستان کے پاس عقل - روپیہ - اور ہمت سب کچھ ہو مگر اتفاق و ہمدردی نہ ہو تو اسکی ساری کوشش تجارتی کامیابیوں کیواسطے بالکل بیفایدہ ہی ✦

شیخ جمال الدین مشہور افغان پالیٹشن کو شام میں کسینے قتل کر ڈالا اس شخص نے ایک مفسد اخبار عربی میں موسوم بہ عروۃ الوثقیٰ فرانس سے نکالا تھا ✦

ضرورت خیال کیگئی ہی کہ جسطرح ہندوستانی مستورات کے لئے ریلوے میں ایک گاڑی زنانہ لگی ہوتی ہی - یورپین لیڈیوں کیواسطے بھی ایک عمدہ لیڈیز روم بنائی جائے - کیونکہ اکثر یورپین بدمعاشوں نے گاڑی میں لیڈیوں کو دق کیا - اور اُنکی آبروریزی کا قصد کیا ہی ✦

یہہ نہایت لایق افسوس ہی کہ اکثر اخباروں میں یہہ ذکر پایا جاتا ہی کہ انگریز صدہا مورتیں بنواکر برہمیوں کے لئے بھیجتے ہیں کیونکہ برہما کے لوگ مورتوں کو پسند کرتے ہیں - ہرچہ بہ خود نپسندی بدیگراں ہم مپسند ✦

یہہ ہی حال امیر کابل کا ہی کہ دھڑا دھڑ شراب کھچوا رہے ہیں اور مسلمانوں کے سوا دیگر قوموں کے ہاتھ فروخت کرکے دو سو روپیہ روزانہ فایدہ حاصل کرتے ہیں - گناہ کا خود مرتکب ہونا - یا دوسروں سے

گناہ کرانا یکساں ہی*

سنہ ۹۰ء مدراس سے ۴۸۰۲۲۰ آدمی آباد ہونیکے لئے برہما کو گئے۔ اسی سال میں وہاں سے ۱۸۴۴۷۔ آدمی سیلون کو تارک الوطن ہوئے*

کراچی سے غلہ گندم بھیجانے میں ۹ دخانی جہاز مصروف ہیں۔ کام بھر ماہی تاہم بندر پر ۷۰۰۰ ٹن گندم پڑے ہیں۔ ۴۰۰۰ ٹن گندم روز آتے ہیں*

افسوس کی بات ہی کہ چادر گھاٹ (حیدرآباد) میں میم صاحبات کو بازار میں نکلنا آفت جان ہوگیا ہی عرب اور حیدرآبادی انپر دستبرد کرتے ہیں۔ مقدمہ چلایا گیا ہی*

نصیر آباد (راجپوتانہ) سے دو میل کے فاصلہ پر چند چمار جارہے تھے کہ ڈاکوں نے گھیر لیا۔ شور و غل مچانے پر اہالیان پولیس پہنچ گئے۔ چور بھاگ گئے دو چمار زخمی ہوئے۔ مجرموں کا پتہ نہیں*

بمبئی کے مقدمہ کلارک ٹاور میں اسلاجی پارسی جو ماخوذ تھا رہا ہوگیا۔ دیکھئے اب کون مجرم ٹھہرتا ہی۔ اور تحقیقات سے پارسنوں کے قاتل کا پتہ لگ سکتا ہی یا نہیں*

آگرہ تین کنسٹبل بجرم رشوت ستانی انسپکٹر کی کوشش سے ماخوذ ہوئے ہیں ۸- اور ۱۲ کو بارش ہوئی جسکی وجہہ سے شدت گرمی کسیقدر کم ہوگئی۔ چوری کی وارداتیں بکثرت ہوتی ہیں*

بھوپال کے مقام سیہور میں ایک جذام خانہ کھولا گیا ہی۔ اسکی عمارت پر دو ہزار روپیہ خرچ ہوا ہی۔ اور بیگم صاحبہ نے اسکے لئے ساڑھے چار ہزار روپیہ سالانہ دینا منظور کیا ہی*

نودیا (بنگال) کی مسیحی جماعت نے جسمیں صرف غریب کاشتکار شامل ہیں مظلوم یہودیوں کے لئے لنڈن مشنری سوسائیٹی کے خزانچی کے پاس تین پونڈ چندہ بھیجا ہی*

مدراس میں قحط کی شدت سے رعایا کا حال ابتر ہی۔ انگریزی اخبار نے جو حالات مصیبت شایع کئے ہیں نہایت دردناک ہیں۔ لوگ پرانی قبریں کھود کر انکی ہڈیاں نکالکر کاشتکاران چمار کے ہاتھ فروخت کرتے اور یوں اپنا پیٹ بھرتے ہیں*

مظفر پور (مدراس) سے خبر آئی کہ بابو ساون عنایت مسیح صاحب ۲۱ ماہ حال کو بعہدہ پادری مقرر کئے گئے۔ یہہ جرمن لوتھرن گاسنرس ایوانجلیکل مشن کے متعلق ہیں۔ جو اس ملک میں پانچ برس سے قایم ہی*

للت پور کے ایک سب انسپکٹر پولیس نے بارہ آنہ رشوت کے لئے۔ محرر تھانہ اور کنسٹبلوں کی شہادت پر مجسٹریٹ ضلع نے انسپکٹر صاحب کو تین ماہ کے لئے بے کرایہ کے مکان میں رہنے کا حکم دیا*

ضلع پٹنہ میں قریباً سات آدمی شیروں کا شکار ہوچکے ہیں۔ ان موذیوں کے دفع کرنے کے لئے ابتک کوئی انتظام نہیں کیا گیا*

جھانسی کے میر ولایت حسین وکیل جنکو نو ماہ قید کا حکم ہوا تھا۔ مولوی محمد حسین وکیل کی پیروی کے باعث عدالت ہائیکورٹ اپیل سے بالکل بری ہوگئے*

بنارس میں جو کشتی کے ڈوبنے سے ۱۹- آدمی مرے تھے اُسکا مقدمہ ہوا۔ ملاحوں نے ضرورت سے زیادہ مال لادا تھا۔ لہذا دو دو سال قید کے سزایاب ہوئے*

سیالکوٹ سے ایک نیا اخبار موسوم بہ "ہندوستان دھرم گزٹ" جاری ہوا ہی۔ یہہ اخبار بخلاف آریوں کے بت پرستی کی حمایت کریگا۔ دیکھیں اسکے شیوع سے کیا فوایدنکلتے ہیں*

انبالہ صدر بازار میں ایک لڑکا بیل کی گاڑی کے نیچے دبکر مر گیا۔ گاڑیبان کا عذر ہی کہ پیرانہ سالی کیوجہہ سے نظر نہیں آتا۔ اس لئے معلوم نہ ہوا*

ترنتارن کے نئے مسیحی قبرستان میں سماۃ گوجری جو محمدی تھی لیکن مسیح پر ایمان لاکے مری۔ پہلی مدفون مسیحی عورت ہی۔ خدا کی قدرتیں کیسی عجیب ہیں*

ولیعہد اٹلی واسطے سیر کے لنڈن میں آئے ہیں۔ ۱۲ یوم وہاں رہینگے*

مشونالینڈ (افریقہ) میں زمین کھودنے سے کئی مورتیاں و برتن زمانہ قدیم کے نکلے*

جھانسی کے قریب ایک پولسمین کو طایفہ ذرد کے مجروح کر گئے۔ یہہ ڈاکو سلطان سنگھ کی جماعت کا ہی نشانہ بندوق بنایا گیا*

مقدمات منی پور کے کل فیصلہ جات شملہ میں پہنچ گئے*

امیر کابل نے تندرستی کی خوشی میں ۰۰ ہم قیدی رہا کئے۔ اسی خوشی میں ہمدزئی فرقہ رعایا سے بھی نیک سلوک کیا ہی*

ایک جہاز عدن سے بمبئی کو آتا ہوا ٹوٹا ہی۔ دس آدمی غرق ہوئے*

جانوبی (کلکتہ) ۲۵ مسلح ڈاکو ایک مکان میں آگھسے جسمیں صرف تین عورتیں تھیں جنکو ننگی تلواروں سے دھمکا کر چودہ ہزار کا اسباب از قسم زیور و جواہرات لیگئے ابتک پتہ نہیں*

فلڈلفیا سے ایک عرضی بخدمت زار روانہ ہوگی کہ یہودیوں پر رحم کریں اس عرضی پر پانچ ہزار کے دستخط ہیں منظور ہونیکی امید نہیں*

فرنچ کشتی کلکتہ آئی تھی فالس پائنٹ میں ٹوٹی کپتان و ۳۰ ملاح غرق ہوئے*

بقیہ مولود مقدس

۱۱۰ کیسی یہہ پڑگئی ہو تمہاری سمجھ میں بھول مجھ سے نبی ہوں میں جو ہوں اللہ کا رسول
بتلاؤ کس بنا پہ یہہ قایم کیا اصول آئے جو اپنے نام سے کرو اُسے قبول
تو قبر باہی کو بس اب چاہتے ہو تم
عزت جو ہو خدا سے وہ کیا چاہتے ہو تم

۱۱۱ اپنے دلوں میں تم نہ یہہ کرنا کبھی گماں فریاد باپ سے میں تمہاری کرونگا ہاں
موسیٰ ہی خود حضور خداوند شکوہ خواں جسپر کہ اعتقاد تمہارا ہی ہر زماں
اُسنے لکھا ہو حق میں میرے جانتے ہو تم
مجھکو نہ مانا تو اسے کب مانتے ہو تم

۱۱۲ ایک اور معجزے کا میں کرتا ہوں اب بیاں تھا جبکہ راستہ میں خدائے خدائگاں
اندھا ملا مسیح کو بیٹھا ہوا وہاں تھا ماں کے پیٹ ہی سے وہ بے نور دیدگاں
شاگردوں نے کہا کہ یہہ کس کا قصور ہو
ماں باپ کی خطا کہ خود اس کا قصور ہو

۱۱۳ تب حضرت مسیح نے اُنسے کیا کلام اسمیں نہیں قصور کسیکا برائے نام
پر اس لئے ضرور ہوا ہی یہہ انتظام ظاہر ہوں تاکہ اسمیں خدائے جہاں کے کام
مشغول اُسکے کام میں دن کو ضرور ہوں
جبتک کہ ہوں جہاں میں جہاں کا میں نور ہوں

۱۱۴ یہہ کہکے آنجناب نے تھوکا زمین پر مٹی لگائی آنکھ پر اندھے کی گوندھ کر
مشہور تھا جو حوض سلوآم کا اُدھر فرمایا اُس سے جا کے نہا اسمیں جلدتر
کو دا جو حوض صورت چشم پُرآب میں
آنکھیں کھلیں وہ نور نہ تھا جنکے خواب میں

۱۱۵ دیکھا پڑوسیوں نے جب اس کا یہہ ماجرا حیراں مثال دیدہ نرگس ہر ایک تھا
بولے کہ وہ جو بھیکھ ہمیشہ تھا مانگتا اندھا تھا ماں کے پیٹ سے یہہ وہ نہیں ہی کیا
کیونکر پھر اس کو مثل دگر دیکھتے ہیں ہم
آنکھوں میں اسکے نور نظر دیکھتے ہیں ہم

۱۱۶ دیکھا پڑوسیوں کو جو حیرت میں مبتلا اُس اندھے نے جواب میں ہر ایک سے کہا
جس شخص سے کہ آنکھیں ہوئی ہیں مجھے عطا عیسیٰ مسیح نام ہو اس نیک مرد کا
پوچھا کہاں۔ جواب دیا۔ جانتا نہیں۔
ہوگا کہاں۔ جواب دیا۔ جانتا نہیں

۱۱۷ جسدم فریسیوں کو سُنایا گیا یہہ حال ایسے عجیب کام سے حیران ہوئے کمال
بینائی جسنے پائی تھی اس سے کیا سوال کیونکر تو دیکھتا ہو بتا ہمکو دیکھ بھال
بولا کہ جسنے آنکھ پہ مٹی لگائی ہو۔
میں نے اُسی کے حکم سے بینائی پائی ہو

۱۱۸ وہ دن یہہ کام جسمیں ہوا یوم سبت تھا تب ایک دوسرے سے فریسی نے یوں کہا
وہ شخص جو کہ سبت کا دن ہو نہ مانتا کیونکر کہیں ہم اُسکو فرستادۂ خدا
پر بعض نے کہا کہ یہہ دشوار معجزہ
کیونکر دکھائے کوئی گنہگار معجزہ

۱۱۹ جب مختلف ہوئے تو پھر اس شخص سے کہا جس نے کہ تجھکو آنکھیں دیں کہتا ہو اُسکو کیا
بولا کہ اُسکو ایک نبی ہوں میں جانتا لیکن یہودیوں نے یہہ باور نہیں کیا
آیا نہ اعتبار کہ بینا ہوا تھا وہ
اندھا ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا وہ

۱۲۰ جب ہو سکی کچھ اور نہ تدبیر کارگر تب یوں کہا کہ آکے کہیں مادر و پدر
ماں باپ نے کہا کہ ہمارا ہی ہی پسر اندھا ہی یہہ تو پیٹ سے پیدا ہوا مگر
کیونکر یہہ بینا ہو گیا ہم کو خبر نہیں
بالغ ہو اپنی آپ کہے کچھ خطر نہیں

۱۲۱ ڈرتے تھے صاف کہنے میں اسکا سبب یہہ تھا اگلا یہودیوں نے کیا تھا یہہ برملا
اقرار جو کرے گا جناب مسیح کا اُسکے لئے ہوئی تھی مقرر یہی سزا
خارج کیا وہ جائے عبادت سے جائیگا
یعنی کہ دخل خانۂ حق میں نہ پائے گا

۱۲۲ آخر فریسیوں نے پھر اُس شخص سے کہا لازم ہو تجھکو شکر خدا کا کرے ادا
خنگاکیا ہو جس نے تجھے آج برملا وہ ہو گناہگار نہیں اس میں شک ذرا
اُس نے کہا گناہ کی مجھکو خبر نہیں
پر دیکھتا ہوں پہلے تھی مجھ میں نظر نہیں

۱۲۳ تب پھر فریسیوں نے کہا ہمکو یہہ بتا کس طرح تیری آنکھوں کو حاصل ہوئی ضیا
بولا وہ میں نے تم سے ابھی صاف کہدیا شاگرد اس کا ہونے کو تم چاہتے ہو کیا
بولا تجھ ایسے ہوں وہ مسیحا کے ہو چکے۔
شاگرد ہم تو حضرت موسیٰ کے ہو چکے

(باقی دارد)

تار کی خبریں

لنڈن ۱۱ جولائی سر جیمس فرگسن نے کل ہوس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں یہہ بیان کیا - کہ عربی پاشا اور جو شخص اُنکے ساتھ جلاوطن ہیں اُن کی تندرستی کی بڑی ہوشیاری کے ساتھ خبرگیری کیجاتی ہے اور غالباً گورنمنٹ انگریزی لنکا سے دوسرے مقام کو اُنکے منتقل کئے جانے کا بندوبست کرینگے ✦

سینٹ پٹرسبرگ ۱۲ جولائی - جو اسپیچ شہنشاہ جرمنی نے ایوان گلڈہال میں لنڈن میں رونق افروز ہونے پر فرمائی تھی اُسکا روسی اخبارات پر عمدہ اثر ہوا ہے - اور اُنکو یقین ہے کہ انگلستان کسیطرح پر اتفاق ثلاثہ میں شریک ہونے پر مائل نہیں ہے ✦

لنڈن ۱۳ جولائی شہنشاہ ولیم نے کل شہزادہ ویلز کے ساتھ لنچ تناول فرمایا - اور سہ پہر کو ہیٹ فیلڈ کو تشریف لے گئے - جہاں کہ لارڈ سالسبری نے شہنشاہ ممدوح کی دعوت کی ✦

شہنشاہ ممدوح آج الوداعی ملاقات کیواسطے ونڈسر کو واپس تشریف لاوینگے اور اسکے بعد ایڈنبرا کو تشریف لیجاوینگے ✦

سینٹ پیٹرسبرگ ۱۳ جولائی روس سے یہودیوں کے چلے جانے کے باعث سے ملک کی تجارت میں بڑا خلل واقع ہوا ہے اور اب اُلٹا اثر پیدا ہوتا جاتا ہے ✦

لنڈن ۱۴ جولائی پری کونسل نے یہہ اجازت دی ہے کہ لنڈن کیواسطے ایک تعلیم دینے والی یونیورسٹی قایم کیجاوے اور اسکا نام ایلبرٹ یونیورسٹی ہو ✦

رویداد جلسہ معمولی منعقدہ بر مکان جناب پریزیڈنٹ

باجلاس شہزادہ نادر صاحب پریزیڈنٹ میر مجلس :-

خواجہ احسن شاہ صاحب - لالہ گوپی مل صاحب - لالہ فسارام صاحب ساہوکار - منشی رحیم بخش صاحب - منشی محمد بخش صاحب - منشی وجیہہ الدین صاحب - لالہ سوراج صاحب - لالہ فسارام صاحب تاجر - لالہ راجداس صاحب - سید سردار علی صاحب - لالہ شب سرنداس صاحب - چودھری علی بخش صاحب - چودھری کندن سنگھ صاحب - مسٹر آیم والی صاحب ممبران :-

واقعہ ۱۴ مئی ۱۹۰۱ء

نمبر ۱ - رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن ۶ مورخہ ۲۹ - اپریل ۱۹۰۱ء مشعر اسکے کہ بجائے چبوترہ اٹھم چندو مسماۃ گلاب دیوی سائلان کو اجازت بنانے گوکھاٹ کی بقدر عرض ہر سہ دروازہ ہا انکے دیتے - **تجویز ہوئی** کہ رائے سب کمیٹی منظور کی جاوے اور اسی کے مطابق اجازت دیجاوے ✦

نمبر ۲ - رپورٹ بابو شب سرنداس صاحب بحوالہ رزولیوشن ۱۳ مورخہ مئی ۱۹۰۱ء مشعر اسکے کہ کارپوریشن میں بغیر نمونہ کے کرسی تیار نہیں ہو سکتیں اور اس جگہہ عمدہ کرسی فی درجن ۔؍۲ کو معہ روغن اور بنائی کی تیار ہونگی - **تجویز ہوئی** کہ یہانیر بابو شب سرنداس صاحب خود بنوا دیں ✦

نمبر ۳ - تحریر ظہری جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۴ مئی ۱۹۰۱ء بنسبت رزولیوشن ۲۰ مورخہ ۲۹ - اپریل ۱۹۰۱ء مشعر اسکے کہ سوائے عذر مندرجہ رزولیوشن مذکورہ اور وجہہ بھی ہے کہ کمیٹی محروم محکمہ صاحبان آنریری مجسٹریٹان کے نئے نہیں دیسکتی - **تجویز ہوئی** کہ تمیز جواب اور میں وہ یہہ ہیں کہ جرمانہ جو وصول ہوتا ہے وہ سب امپیریل فنڈ میں جمع ہوتا ہے - اور صرف پولیس ایکٹ کی دفعہ ۳۴ کا جرمانہ میونسپل فنڈ میں جمع ہوتا ہے - دوم یہہ کہ کمیٹی کی مالی حالت اچھی ہونیکے سبب اُنکے دیئے جانے کی گنجایش نہیں ہے - اور سوم یہہ کہ کام جو محکمہ شہزادہ نادر صاحب آنریری مجسٹریٹ میں ہوتا ہے - وہ اندرون حدود میونسپل کے مقدمات نہیں ہوتے بلکہ تمام تحصیل لودیانہ کے مقدمات ہوتے ہیں جنکا میونسپلٹی سے تعلق نہیں ہے ✦

نمبر ۴ - تخمینہ تیاری پردہ ٹاٹ درمیان کمرہ کلاں بورڈ سکول لودیانہ بموجب چٹھی ہیڈ ماسٹر صاحب واسطے تفریق ہر دو جماعت کے جو اس کمرہ میں بیٹھتی ہیں و نیز بنظر اسکے ایک جماعت کا شور دوسری جماعت کو نہ پہنچے بتعداد ۔؍۵ - **تجویز ہوئی** کہ تخمینہ منظور کیا جاوے ✦

نمبر ۵ - روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۹ مئی ۱۹۰۱ء مشعر اسکے کہ واسطے اجلاس شیخ میران بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کچہری میں کوئی کمرہ نہیں کمیٹی میونسپل ہال سے ایک کمرہ واسطے صاحب موصوف تجویز کرے تو مناسب ہے - **تجویز ہوئی** کہ یہہ لکھا جاوے کہ ٹون ہال میں صرف دو کمرے ہیں ایک میٹنگ روم دوسرا کمیٹی کے اجلاس کا کمرہ ہے بلکہ عملہ میونسپل کے واسطے بھی کوئی کمرہ نہیں ہے اور بوجہہ ضرورت عملہ کمیٹی بھی ایک حصہ میٹنگ روم میں بیٹھتا ہے اس صورت میں کمیٹی افسوس کرتی ہے کہ تعمیل حکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے قاصر ہے ✦

نمبر ۶ - رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بنسبت ترقی ماسٹر عبد الغنی حسب رائے صاحب انسپکٹر بہادر **تجویز ہوئی** کہ یکم جون ۱۹۰۱ء سے ۔؍۵ ماہوار ترقی دیجاوے ✦

نمبر ۷ - رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بحوالہ رزولیوشن ۳ مورخہ ۲۹ - اپریل ۱۹۰۱ء مشعر منظوری رخصت عبد الحق

مدرس رخصتی تامیعاد نو ماہ بسبب اسکے کہ سائل بلا تنخواہ رخصت مانگتا ہی : **تجویز** ہوئی کہ سائل کو اطلاع دیجاوے کہ یا تو ۱۵ جون آیندہ تک حاضر ہو جاوے ورنہ اپنے تئیں یہاں سے علیحدہ سمجھے ✦

نمبر ۸ - رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بحوالہ رزولیوشن ۶ مورخہ ۸ مئی ۱۸۹۱ء نسبت امداد یورڈنگ عیسائیاں شعر اسکے کہ بجٹ سال آیندہ میں اسکا لحاظ کیا جاوے گا **تجویز** ہوئی کہ جواب چٹھی بدیں مضمون دیا جاوے اس سال میں اس امداد دیئے جانیکے لئے گنجایش نہیں مگر سال آیندہ کے لئے کمیٹی اپنی بجٹ جدید میں ۵ روپیہ ماہوار درج کرنیکا وعدہ کرتی ہی اس رقم کو صاحب انسپکٹر جسطرح چاہیں ہر دو میں تقسیم کردیویں ✦

نمبر ۹ - کاغذات جنکا روپیہ دینا ضروری ہی بمراد منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے ۔ **تجویز** ہوئی کہ اخراج چندہ منظور کیا جاوے ✦

۱/۹ روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۸۹۱ء معہ نقل چٹھی صاحب کمشنر بہادر کہ کلارک محکمہ کمشنری کی تنخواہ بجائے ۔ سالانہ ۔ سالانہ کری جاوے نسبت اسکے کہ دیگر کمیٹی ہائے خورد وبنے تنخواہ کلارک سے بموجب حکم گورنمنٹ دستبردار ہوگئی ہیں ✦

۲/۹ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۹۱ء بطلب ۔ خوراک جذامیان **تجویز** ہوئی کہ دیا جانا ۔ کا منظور کیا جاوے ✦

۳/۹ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بمراد منظوری ۔ ایک ثلث مارہ تخمینہ مرمت سالانہ خراخانہ **تجویز** ہوئی کہ دیا جانا مبلغ ۔ کا منظور کیا جاوے ✦

۴/۹ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۳۰ اپریل ۱۸۹۱ء شعر اسکے کہ پی سارجنٹ محکمہ صدر پولیس کے پاس حساب چاتک مویشی رہتا ہی اسکے لئے کوئی تنخواہ نہیں ہی میونسپل کمیٹی لودیانہ سے ۵ روپیہ ماہوار ملے ۔ **تجویز** ہوئی کہ دیا جانا ۵ روپیہ ماہوار کا منظور کیا جاوے ✦

۵/۹ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲۸ اپریل ۱۸۹۱ء بمراد ملنے ۔ قیمت چھپائی اشتہارات انتخاب ممبران میونسپل کمیٹی لودیانہ ۔ **تجویز** ہوئی کہ دیا جانا ۔ کا منظور کیا جاوے ✦

۶/۹ رپورٹ چودھری کندن سنگھ صاحب بمراد ملنے ۔ قیمت کمبل جو واسطے میونسپل باغ خریدا گیا ۔ **تجویز** ہوئی کہ خرچ منظور کیا جاوے ✦

نمبر ۱۰ - رپورٹ سکرٹری صاحب بمراد ملنے اجازت خریدنے یک رم کاغذ انگریزی مصارف دفتر بقیمت ۔ **تجویز** ہوئی کہ خرید کاغذ منظور کیا جاوے ✦

نمبر ۱۱ - رپورٹ محرر کمیٹی بمراد ملنے چرسہ لاؤ وغیرہ رسی چاہ چرسہ مصارف میونسپل باغ ۔ **تجویز** ہوئی کہ خرچ ۔ کا دیا جانا منظور کیا جاوے ✦

نمبر ۱۲ - رپورٹ سب کمیٹی روشنی ظہری عرضی میونسپل تحصیلدار دربارہ عطا قیمت تیل کروسین بحساب ۔ فی پیپی ۲۰ عدد ۔ **تجویز** ہوئی کہ دیا جانا مبلغ ۔ کا منظور کیا جاوے ✦

نمبر ۱۳ - یہہ امر پیش ہوا کہ آیا رزولیوشن ۱ مورخہ ۵ مئی ۱۸۹۱ء جسکے ذریعہ سے پہلی درخواست سائل نامنظور ہو چکی ہی مکرر غور کیا جاوے یا نہ کیا جاوے **تجویز** ہوئی کہ قبل اسکے کہ رزولیوشن پر مکرر غور کیا جاوے اسبارہ میں سب کمیٹی تعمیر سے رائے لیجاوے ✦

نمبر ۱۴ - درخواست ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ سکول لودیانہ دربارہ تقرر ایک پنکھا قلی علاوہ دو کس موجودحال ۔ **تجویز** کہ ایک پنکھا قلی تین ماہ کے لئے یکم جون سے مقرر کیا جاوے ✦

نمبر ۱۵ - درخواست سیوجی رام دربارہ توسیع رخصت ۔ **تجویز** ہوئی کہ درخواست رخصت منظور کیجاوے ✦

نمبر ۱۶ - چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بدیں مضمون کہ راموں کو انعام کس وجہہ سے دیا جاوے ۔ **تجویز** ہوئی کہ تخفیفاً برخاست ہوا ہی بہت پرانا ملازم خدمات اسکے امین اسلئے کمیٹی اسکو ایک سال کا انعام دینا چاہتی ہی ✦

نمبر ۱۷ - رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بدیں مضمون کہ اخبار الہ آباد ریویو لابریری کیلئے خرید کیا جاوے ۔ **تجویز** ہوئی کہ رائے مزید کے لئے سپرد لالہ اچھبداس صاحب کے ہو ✦

لودیانہ

یہہ امر بڑی شکر گذاری اور خوشی کے لایق ہی کہ بعد اشد انتظار جبکہ خلقت کا مارے گرمی اور دھوپ کے ناک میں دم آرہا تھا اور بخیال قحط سالی حیرانی وپریشانی میں لوگ مبتلا تھے ۔ ۱۹ تاریخ کو پچھلی رات سے یکا یک ابر رحمت نے نزول کیا ۔ اور اسوقت سے ابر محیط آسمان رہتا اور وقت بوقت برستا ہی ۔ گرمی رفع ہوئی اور حیوانات و نباتات کی پژمردگی تازگی وشادابی سے مبدل ہوگئی ۔ غریب غربا اور کاشتکار نہال ہیں ✦

ہفتہ حال میں ایک سہ سالہ لڑکی کسی بھٹیارے کی جو بازار میں متصل کوتوالی کھیل رہی تھی بگھی کے نیچے آکر کچل گئی ۔ اور شفاخانہ میں پہنچکر مر گئی ۔ کوچبان حوالات میں مقید ہی ۔ دیکھیے کیا حکم ہے ✦

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی منیجر کے اہتمام سے چھپا